بشیر احمد ،لاہور

'حج اور عمرہ: چند توجہ طلب امور' (اکتوبر ۲۰۱۲ء) میں سیر حاصل باتیں لکھی گئی ہیں۔ تاہم چند باتیں وضاحت طلب بھی ہیں: سورۂ بقرہ کی آیت ۱۹۷ کے ترجمے سے احتمال ہوتا ہے کہ حج کے دوران شاید میاں بیوی کا ازدواجی تعلّق بھی اس پورے سفر میں منع ہے، حالانکہ یہ ممانعت صرف احرام کی حالت میں ہے نہ کہ سارے سفر کے دوران۔ خانہ کعبہ کے استلام کے تحت حضوؐر کے عملِ مبارک میں خانہ کعبہ کے استلام میں حجرِاسود کے ساتھ ساتھ رکن یمانی کا بھی لکھا ہے (ص ۵۲)، جب کہ آج کل جتنے کتابچے اور کتابیں حج اور عمرہ کے متعلّق ملتے ہیں اور جو حجاج عمل کرتے ہیں اس میں صرف حجرِاسود کا استلام کرتے ہیں۔ 'طوافِ وداع میں سرزد ہونے والی خطائیں' (ص ۵۸) پر غالباً مصنف نے طوافِ زیارت کو طوافِ وداع لکھا ہے۔ طوافِ زیارت تو ۱۰ ذی الحج کو قربانی اور حلق کے بعد احرام کھول کر عام لباس میں مکہ مکرمہ جاکر کرنا ہوتا ہے اور پھر واپس منیٰ آجانا ہے۔

احمد علی محمودی ،حاصل پور

'میڈیا کی آزادی پر میڈیا کا شب خون' از انصار عباسی (ستمبر ۲۰۱۲ء) گھر کے فرد کی سچّی گواہی ہے کہ کس طرح یہود و ہنود کے ایجنٹوں نے میڈیا کو اپنے شکنجے میں جکڑا ہوا ہے۔ ٹی وی چینل اور اینکر پرسنز کی زبانیں بند کرنا کہ وہ فحاشی اور بداخلاقی اور غیرقانونی انڈین چینل کے موضوع پر کوئی بات نہ کرسکیں، قوم و ملک کے لیے لمحۂ فکریہ اور آزادیِ صحافت پر ایک سنگین یلغار ہے۔ ان حالات میں باضمیر اور جرأت مند مذہبی، سیاسی و سماجی رہنماؤں اور صحافیوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ میڈیا میں چھائی ہوئی فحاشی و عریانی کے خلاف بھرپور آواز بلند کریں۔

پروفیسر ڈاکٹر سید ظاہر شاہ ،پشاور

انگریزی ذریعۂ تعلیم کے ذریعے جہاں انگریزی تہذیب و ثقافت بھی پھیلتی اور فروغ پاتی ہے، وہاں ہماری اپنی ثقافت و روایات بھی سکڑتی چلی جاتی ہیں۔ اب کتنے افراد ہجری کیلنڈر اور تاریخوں سے واقفیت رکھ کر ان کو اپنے خطوط اور مراسلوں میں استعمال کرتے ہیں؟ اسی طرح کتنے ہی گھرانوں میں بچے اُردو زبان کے ہندسے لکھنا پڑھنا نہیں جانتے ہیں، (بجائے ابوجان اور امی جان کے) ڈیڈ اور ممی وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ بچپن سے بچے کے ذہن میں یہ غلامانہ تصور بیٹھ جاتا ہے کہ دستخط صرف انگریزی زبان میں ہوتے ہیں۔ صرف چند کو مستثنا کرکے تقریباً تمام پاکستانی انگریزی زبان میں دستخط کرتے ہیں۔ بظاہر یہ چھوٹی چیزیں تہذیب و ثقافت اور اقدار کا خاصا بڑا حصّہ بن جاتی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ اپنی تہذیب و ثقافت اور اقدار و روایات کے سب سے پہلے ہم امین بن جائیں، اور گردونواح میں اس کو فروغ دینے کی کوشش کریں۔

محمد عمار فیضان ،(بذریعہ ای میل)

ہر سال حجاب ڈے کو ایک مخصوص نام اور پروگرامات کے تحت منانا کہیں اسلامی روایات میں نظر نہیں